تصریحات

ملک کے حالات ہر لحاظ سے ابتری اور تنزل و انحطاط کی طرف جا رہے ہیں۔ دینی و اخلاقی اقدار پامال ہو رہی ہیں۔ سود کا دفاع کیا جا رہا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے سودی نظام کے خلاف فتویٰ دیا اور حکمرانوں سے اس ظالمانہ و استحصالی نظام کو ختم کرنے کی گزارشات کیں مگر حکمران شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف شیطانی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے اور اللہ کے نظام کے خلاف بغاوت کے علم بلند کر دئے۔ فحاشی و عریانی کا سیلاب لایا جا رہا ہے۔ اسلام آباد ایوان حکومت کے سایہ میں انٹرنیشنل سکول میں جس ڈھٹائی کے ساتھ عریانیت کا مظاہرہ کیا گیا اس پر ارباب اقتدار کی خاموشی حکمرانوں کی اخلاقی پستی کی غماز ہے۔ علمائے سوء کی طرف سے بھی اس حیا سوز مظاہرے کا نوٹس نہ لینا اور اس کے ساتھ ساتھ سودی نظام کا دفاع کرنے والے حکمرانوں کے دامن سے چمٹے رہنا ان کی خود غرضی اور حقیر مفادات کے عوض خود فروشی کا شرمناک مظہر ہے۔ علمائے کرام اور دینی سربراہوں کے خلاف ہرزہ سارئی کرنے والے سردار آصف احمد علی' رانا نزیر' حاجی بلور اور شیخ رشید وغیرہم بھی موجود ہیں اور اسی صف میں خود پر علم اور دینی جماعتوں کی سربراہ کا لیبل چسپاں کرنے والے اصحاب جبہ و دستار اور مدعیان علم بھی نہ صرف موجود ہیں بلکہ حکمرانوں کے پلڑے میں اپنا وزن بھی ڈالے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ چند کھوکھلے تنقیدی کلمات کے فوراً بعد ان سے بغلگیر ہو کر تضاد عملی اور منافقت کی بدترین مثالوں کے انبار بھی لگا رہے ہیں۔ جرات مندانہ موقت کا اظہار کرنا اور دلیرانہ قدم اٹھانا ان کے ہاں عنقاء ہے۔ یہ دو ٹوک پالیسی سے کوسوں دور ہیں۔ ان علماء السلاطین کو چاہئیے کہ وہ قائد زمانہ امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید" کی زندگی کا مطالعہ کریں اور ان کی جرات و ہمت کے سبق حاصل کریں کہ زندہ قومیں اپنے اسلاف کے کارناموں کو یاد رکھتی اور ان کے افکار اور تجربوں کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل مرتب کرتی ہیں۔

جہاں ارباب حکومت دینی و اخلاقی و اقدار کا جنازہ نکال رہے ہیں وہاں سیاسی اور جمہوری اقدار کو بھی ذبح کیا جا رہا ہے۔ عوام کی آزادی کو بندوق کی نالی کے زور پر سلب کیا جا رہا اور ان کے بنیادی حقوق غصب کیے جا رہے ہیں۔ سیاسی ناپختگی اور غیر جمہوری حربے اپنے عروج پر ہیں۔ احتجاجی تحریک جیسے جمہوری و سیاسی حق کو جس طرح قوت و طاقت سے کچلا گیا وہ حکمرانوں لی نااہلی اور غیر سیاسی سوچ کی بین دلیل ہے۔ بغیر کسی سبب کے موہوم خدشات کی بنیاد پر

ہزاروں کارکنوں کی گرفتاری اور ان کے اہل خانہ کو ہراساں کرنا اور پھر ان پر تشدد کرنا جمہوریت کشی کی ایسی مثال ہے جو مارشل لاء کے دور میں بھی ڈھونڈھے سے نہیں ملتی۔

اور پھر ملک میں مہنگائی و بے روزگاری کا جو طوفان برپا ہے حکومت کی طرف سے اسے کنٹرول نہ کرنا اور محض اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے سیاسی مخالفین کو کچلنے پر اپنے تمامتر وسائل صرف کرنا بھی ملک و قوم کے حق میں نہیں۔ وزارت صنعت کی طرف سے جو اعداد و شمار جاری کیے جا رہے ہیں عوام کو ان سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے جب کہ مہنگائی اور بے روزگاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں قومی حکومت کا قیام اور نئے سرے سے انتخابات کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے اگر اسے یوں ہی نظرانداز کیا جاتا رہا تو ملکی سالمیت اور داخلی استحکام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور لمحوں کی خطا کی سزا صدیوں بھگتنا پڑے گی۔

ضروری اطلاع

جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں اطلاعی کارڈز ارسال کیے جا رہے ہیں۔ براہ کرم کارڈ ملتے ہی چندہ ارسال کر دیا جائے بصورت دیگر جنوری 93ء سے انہیں مجلّہ کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

ادارہ

اعلان

فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تصنیف کردہ کتب دررد مرزائیت جن علماء کرام یا احباب جماعت کے پاس ہوں وہ بندہ کو مطلع کر کے عنداللہ ماجور ہوں یا ارسال کر دیں قیمت انشاء اللہ بھیج دی جائے گی۔

(قاری) محمد ایوب عزیزی مدیر جامعہ خاتم النبیین اہلحدیث چنیوٹ، پاکستان